مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(از علمائے اوائل قرن ششم)

احتجاج طبرسی

حصہ (اول ۔ دونم)

ناشر

ادارہ تحفظ حسینیت

لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احتجاج طبرسی

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی
(ازعلماء اوائل قرن ششم)

حصہ (اوّل۔ دوم)

مترجم
جناب الحاج مولانا اشفاق حسین صاحب

ناشر:
ادارہ تحفظ حسینیت علیہ السلام
لاہور۔ پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... احتجاج طبرسی

مؤلف .... ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

.... (از علماء اوائل قرن ششم)

مترجم: .... جناب الحاج مولانا اشفاق حسین صاحب

طبعہ اوّل ۲۰۰۹ء

تعداد ۱۰۰۰

ناشر .... ادارہ تحفظ حسینیت علیہ السلام لاہور

ملنے کا پتہ

تمام شیعہ بک سٹال پر دستیاب ہے

احتجاج طبرسی
حصه اول

کلام امیرالمومنینؑ

(معاویہ سے جہاد کی سختی کے وقت اصحاب کی سرزنش)

اے لوگو! میں نے تم کو جہاد کی دعوت دی، تم نے حرکت نہیں کی، تم سے بحث ومباحثہ کر کے اپنے نظریہ کو بیان کر دیا، تم سے کوئی جواب نہیں سنائی دیا، میں نے تمہاری اصلاح وکامیابی کا تذکرہ کیا اور لازم وضروری باتیں بتائیں پھر بھی تم نے باتوں پر کان نہیں دھرا، تم بظاہر حاضر وشاہد ہو لیکن جوش وخروش اور حرکت کے آثار دکھائی نہیں پڑتے، میری حکیمانہ گفتگو، قلبی اور خالص وعظ ونصیحت کے مقابل سوائے اعراض ونفرت کے تم سے کچھ دکھا، گویا تم سب گدھے ہو کہ شیر سے فرار کر رہے ہو۔

اے نادان لوگو! میں تم کو ظالموں سے جہاد کیلئے توجہ اور ترغیب دلا رہا ہوں اور ابھی میری گفتگو بھی ختم نہیں ہوئی کہ تم متفرق ہونے لگے، پھر تم اپنی نشست گاہوں کو واپس جا کر حلقہ باندھ کر بیٹھو گے اور اشعار پڑھنے، مثالیں دینے اور مختلف اخبار کے سننے میں مشغول ہو جاؤ گے، اس نشست کے خاتمہ اور متفرق ہونے کے بعد سوائے سوال وجواب اور ذکر اشعار کے کوئی تفکر ومباحثہ نہیں کرو گے۔

اے غافل لوگو! تم نے جہالت ولاابالی پن اور خاموشی وغفلت کو اپنا شعار بنالیا ہے اور اپنے کو ذکر وبحث، تفکر، وتذکر، تقویٰ وجہاد، دشمنانِ دین سے جنگ اور حق وحقیقت سے فارغ وجدا کر لیا ہے۔

بہت تعجب ہے کہ تمہارے مخالفین دشمن اپنے باطل اور اپنی خطا پر جمع پھر بھی ایک دوسرے کے ہمراہ ہیں اور نہایت اصرار واستقامت کے ساتھ اپنے تاریک وکج راستہ پر آگے بڑھ رہے ہیں لیکن افسوس کہ تم اپنے راہ مستقیم وجادۂ حق سے منحرف ہو رہے ہو، کیا یہ میرے لئے حیرت وتعجب کا مقام نہیں ہے؟

اے کوفہ کے لوگو! تم اس عورت کے مانند ہو جو حاملہ ہو پھر ایک طرف اس کا بچہ ساقط ہو جائے دوسری طرف اس کا شوہر بھی فوت ہو جائے اور اس کا کوئی نزدیکی وارث بھی نہ ہو اور اس کی زندگی کے خاتمہ پر دور

کے رشتہ دار اس کے وارث ہوجائیں۔

اس پروردگار کی قسم! جس نے دانہ کو شگافتہ کیا، جانداروں کو پیدا کیا، اس کے بعد تمہارے اوپر وہ شخص حاکم بن کر مسلط ہوگا جو ایک آنکھ کا نابیناء اور ذلیل وپست ہوگا، وہ جہنم کا مظہر ہوگا، تم اس کے دور حکومت میں انتہائی پریشانی ومصیبت اور عذاب وسختی میں زندگی گزاروگے، اس کا قہر وغضب تم سب کو گھیر لے گا اور وہ کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

اس کے مرنے کے بعد دوسرا وہ شخص تم پر مسلط ہوگا جو ظالم وستمگر، خونخوار اور مال جمع کرنے والا اور بخیل ہوگا، اس کے بعد بنی امیہ کے کچھ دوسرے افراد تم پر حکومت کریں گے جو ایک دوسرے کی نسبت لوگوں پر زیادہ مہربان اور ہمدرد نہ ہوں گے، بنی امیہ کے تمام حکمراں سوائے ایک کے سب کے سب ظالم وستمگر ہوں گے، ان کی حکومتیں خدا کیجانب سے ایک بلا ومصیبت ہے جو اس امت کے شامل حال ہوں گی۔

ہاں حکومت بنی امیہ ایک آسمانی بلا ہے کہ اس حکومت کے سبب تمہارے نیک وصالح لوگ قتل کیے جائیں گے اور ذیل وپست افراد ان کی اطاعت وبندگی کی طوق اپنی گردن میں ڈال لیں گے، تمہارے اموال وذخائر کو گھروں اور مزین ومخصوص حجروں سے باہر نکال لے جائیں گے۔

یہ وہ مصائب ہیں جو خدا نے تمہارے واسطہ مقرر کردیا ہے کیونکہ تم نے اپنی اصلاح میں کوتاہی کی ہے اور اپنے حقوق وامور کو ضائع وبرباد کردیا ہے اور احکام دین مقدس کے رائج کرنے میں سستی اور ڈھیل کررہے ہو۔

اے کوفہ کے لوگو! میں نے آئندہ کے واقعات وحادثات سے تمہیں آگاہ کردیا ہے، شاید تم ہوش میں آکر اپنی خرابکاری ولغزش وسستی کو چھوڑ دو اور دوسرے ہوش وعبرت کے کان رکھنے والوں کو پند ونصیحت کرو، صلاح وحقیقت اور غور وفکر کی دعوت دو گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے کچھ میری طرف جھوٹ کی نسبت دے رہے ہیں جیسا کہ گروہ قریش نے رسول اکرمؐ کیطرف ایسی ہی نسبت دی تھی۔

تم پروائے ہو! میں خدا کیطرف جھوٹ کی نسبت دوں گا؟ جبکہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اس کی

توحید کا اقرار کرکے اس کی اطاعت و بندگی کی ہے۔کیا میں رسول خدا پر الزام لگاؤں گا ؟ جبکہ سب سے پہلے میں نے ان کی دعوت رسالت کو قبول کر کے ان کی باتوں کی تصدیق کی ہے اور آخر وقت تک آنحضرتؐ پر ایمان اور ان کی ہمراہی و نصرت پر قائم رہا ہوں۔

حقیقت امر اس کے خلاف ہے کیونکہ اس بات سے جھوٹ اور فریب کی بو سونگھی جاسکتی ہے اور تم لوگ حیلہ و بہانہ کی احتیاج نہیں رکھتے۔

اس پروردگار کی قسم! جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور حیوانوں کو جان دیا، یقیناً تم آئندہ اور بہت جلد اپنی باتوں کا نتیجہ دیکھو گے، اس وقت اپنی جہالت کے برے انجام میں گرفتار ہو گے اور اپنی بیداری و توجہ و باخبری سے کچھ فائدہ نہ پاؤ گے۔

ناگواری و ناخوشی تمہارے لئے ہو! اے وہ لوگ جو کہ صورت کے لحاظ سے مرد اور سیرت کے اعتبار سے مردانگی کے صفات سے دور ہو، تم از جہت عقل اطفال اور باعتبار عقل و فکر پردہ نشین عورتوں کے مانند ہو، آگاہ ہو جاؤ تم بظاہر حاضر اور ناظر اور بباطن غائب و غافل ہو، اے وہ لوگ جو کہ ظاہراً برابر و متحد اور باطناً مختلف رائے و پراگندہ عقیدے رکھتے ہو، قسم بخدا! وہ شخص کامیاب و غالب نہیں ہوسکتا جو تمہیں اپنی یاری و امداد کیلئے بلائے، اس شخص کا دل آرام نہ پائے گا جو تمہاری راہ میں رنج و غم اور سختیوں کو برداشت کرے، اس شخص کی آنکھ روشن نہ ہوگی جو تم کو اپنے تحت رکھ کر اپنے سایہ میں سکونت و پناہ دے۔

تمہاری باتیں دعویٰ و گفتگو کی منزل میں سخت و محکم پتھروں کو نرم کر دیتی ہیں لیکن عمل کی منزل میں اتنے سست، لاپرواہ اور بہانہ باز ہو کہ تمہارے کمزور دشمن بھی تمہاری حرکات سے جرأت، قوت قلب اور شجاعت پیدا کر لیتے ہیں۔

تم پر افسوس ہے کہ تم نے اپنے مکانات، شہر اور اپنی حکومت کو اپنے دشمن کے قبضہ اور غیروں کے تصرف میں دیدیا، اس کے بعد اب تم کس سرزمین کا دفاع کرو گے اور کس جگہ پر بخوشی و امن زندگی بسر کرو گے؟ اور کس امام و پیشوا کے ساتھ اپنے دشمنوں سے جنگ و مقابلہ کرو گے؟

خدا قسم! وہ شخص فریب خوردہ اور گرفتار مکر ہے جس نے تم سے دھوکا کھایا ہو اور تمہاری مثال ان ٹوٹے ہوئے بیکار تیروں کی طرح ہے جن کا اٹھانا زحمت کے علاوہ کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتا ہے۔

میں تم سے نصرت کی توقع اور امداد کا انتظار نہیں کرتا اور تمہاری باتوں کی بھی ہرگز تصدیق نہیں کروں گا خداوند عالم سے چاہتا ہوں کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے اور بجائے تمہارے بہتر لوگوں کو میرا رفیق و آشنا قرار دے اور تمہارے لئے بھی مجھ سے بدتر دوست اور حاکم کا انتخاب کرے۔

اے بے وفا لوگو! تمہارا پیشوا و حاکم احکام خدا کی اطاعت کرتا ہے اور تم اس کے دستور و فرمان کے خلاف عمل کرتے ہو، اہل شام کا حاکم خدا کے اوامر کی مخالفت و سرپیچی کرتا ہے اس حالت میں بھی وہ لوگ اس کی اطاعت و پیروی کرتے ہیں، خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں کہ معاویہ مجھ سے صرّافی کا معاملہ اس طریقہ سے کرے کہ بجائے درہم و دینار کے تم میں سے دس افراد کو لے لے اور اپنے اصحاب میں سے اس کے عوض ایک مجھے دیدے!!

بخدا قسم! اے کاش تم مجھے نہ پہچانتے اور میں بھی تمہیں نہ پہچانتا کیونکہ یہی تعارف ندامت و پشیمانی کا سبب بنا ہے تم لوگوں نے میرے سینہ کو غیظ و غضب سے بھر دیا ہے اور اس واقعہ نے مجھ سے مخالفت اور ترک ہمراہی کے سبب مجھے مختل و معطل کر دیا ہے۔

جسارت و بدگوئی نے تمہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ قریش کے کچھ افراد میرے بارے میں کہتے ہیں کہ علی ابن ابیطالب ایک شجاع و بہادر ہے لیکن فنون و علوم جنگ سے نا آشنا ہے۔ خدا انھیں خود جزا دے، کیا ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو مجھ جیسا جنگوں اور لڑائیوں کا سابقہ و تجربہ رکھتا ہو؟

کیا تمہارے پاس ایسا کوئی شخص ہے جس نے میری طرح جنگوں کی سختیوں اور مصائب کو برداشت کیا ہو اور نہایت صبر و استقامت کے ساتھ آتش جنگ میں کھڑا رہا ہو؟

میں وہی شخص ہوں جس نے بیس سال کی عمر سے قبل میدان جنگ میں قدم رکھا ہے اور آج میرا سن ساٹھ سال سے زیادہ ہو چکا ہے۔

آ گاہ ہو، جاؤ خدا کی قسم! میں اسے پسند کرتا ہوں کہ خدا مجھے تمہارے درمیان سے اٹھالے اور میری اس زندگی کا خاتمہ کر کے مجھے مقام رضوان (جنت) میں جگہ عطا کرے، میں تو ہر وقت اپنی موت کا منتظر ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ دن کیوں نہیں آتا جب اس امت کا شقی ترین شخص میری داڑھی کو میرے خون سے رنگین کردے کیونکہ یہ وہ قرارداد ہے جس کا رسول خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے۔

آخر وہ ناامید ومحروم ہوگا جو جھوٹ وافترا پردازی کرے اور کامیابی ونجات وہ پائے گا جو پرہیز گار بن کر نیکیوں کی تصدیق کرے۔

اے کوفہ کے لوگو! میں نے تم کو اس گروہ سے جنگ کیلئے شب وروز اور ظاہر وباطن میں بلایا اور تم سے بار بار کہا کہ اس گروہ سے جنگ میں پیش قدمی کرو کیونکہ ہر جمعیت نے اپنے گھروں کے اندر اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے جنگ کی ہے اور خواہ نخواہ ذلیل وخوار ہوئے ہیں، تم سب نے آسان سمجھ کر میری یاری و ہمکاری سے ہاتھ کھینچ لیا اور میری پیش نہاد کو گراں وسنگین شمار کیا اور اس امر کو اپنی نظر میں دشوار وسخت جان کر میری باتوں کو پس پشت ڈال دیا۔ یہاں تک کہ ہر طرف سے تمہارے اوپر یلغار وغارت ہوئی اور تمہارے درمیان برے وقبیح اعمال اور منکرات پھیل گئے اور تم ایسے ہی صبح وشام سخت تر مصائب وآلام میں گرفتار ہوگئے، جیسے کہ تمہارے پہلے لوگ اپنے پیشواؤں کے اوامر کی مخالفت سے ظالموں اور ستمگروں کی سختیوں اور پریشانیوں میں مبتلا رہے، خدا نے ان کے بارے میں فرمایا وہ تمہارے بچوں کو قتل کرتے، تمہاری عورتوں کو اپنے تصرف میں لاتے اور تم اپنے پروردگار کیطرف سے سخت اور بڑی مصیبت میں مبتلا تھے۔

اے کوفہ کے لوگو: جان لو کہ اس خدا کی قسم جس نے دانہ کو پیدا کیا اور انسان کو خلق کیا یقیناً تم پر وہ نازل ہوا جس کا میں نے وعدہ کیا تھا، میں نے تم کو مسلسل قرآن مجید کے مواعظ کے ذریعہ پند ونصیحت کی لیکن قرآن کی باتوں کا تمہارے سخت دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوا، میں نے اپنے تازیانہ سے تمہاری تادیب وتنبیہ کی پھر بھی معمولی سی استقامت ورعایت اور توجہ تم میں پیدا نہ ہوئی۔

ہاں تمہاری اصلاح سوائے شمشیر کے دوسری چیزوں سے نہیں ہوسکتی، میں تمہاری اصلاح حال سے

عاجز ہوں، مگر یہ کہ اپنے کو تمہارے خیر وصلاح کی خاطر قربان وفدا کردوں، لیکن جان لو کہ خداوند عالم تمہارے اوپر ایک ایسے سخت وبدرفتار بادشاہ کو مسلط کرے گا جو نہ تو تمہارے فرزندوں پر رحم کرے گا اور نہ تو بزرگوں کا احترام کرے گا اور نہ ہی تمہارے علماء ودانشمندوں کی عزت باقی رکھے گا اور نہ ہی مسلمانوں کے بیت المال کو عدل وانصاف سے تقسیم کریگا۔ تم لوگوں پر ایسی حکومت مسلط وغالب ہوگی کہ جس سے تم پر زدو کوب اور لعن وطعن واقع ہوگی، وہ تم کو ذلیل وخوار کرے گی، تمہیں میدان جنگ کیطرف لے جائے گی، راہیں تم پر مسدود کرے گی، تمہیں خیریت ودیدار اور ملاقات سے محروم کردے گی، تمہارے درمیان ایسا طبقاتی اختلاف ایجاد کردے گی کہ ضعیف وبے دست وپا لوگ قوی وتوانا اشخاص کے ظلم وستم کے نیچے نیست ونابود ہوجائیں گے۔

ہاں خدوند متعال ظالمین کو اپنی رحمت اور اپنے لطف سے دور اور محروم رکھے گا، خدا سے روگردانی کرنے والوں کیلئے بہت کم اتفاق ہوتا ہے کہ وہ توفیق وتوجہ اور عبادت کی بلندی پیدا کرلیں۔ آج تم خواب غفلت اور حیرانی وپریشانی میں ہو، میں اپنا وظیفہ سمجھتا ہوں کہ تمہاری غفلت اور تمہارے اشتباہ کو دور کروں اور تمہاری رہنمائی ونصیحت سے دریغ نہ کروں۔

اے کوفہ کے لوگو! میں تمہاری معاشرت ودوستی سے تین امور اور دوسری دو چیزوں میں مبتلا ہوں وہ تین باتیں یہ ہیں۔ تم کان رکھتے ہوئے بھی بہرہ ہو، تم آنکھ رکھتے ہوئے بھی نابینا ہو، زبان رکھتے ہوئے بھی گونگے ہو، تمہارے کان اور تمہاری آنکھ وزبان کا تمہاری زندگی میں کوئی فائدہ نہیں۔

وہ دو چیزیں یہ ہیں، تمہاری بھائی چارگی ودوستی وقت حاضر میں صدق وصفا اور حقیقت کی بنا پر نہیں ہے امتحان ومصیبت کے وقت تم پر اعتماد واطمینان نہیں کیا جاسکتا۔

پروردگارا! میرا ان لوگوں سے دل تنگ ہوگیا ہے اور یہ لوگ بھی مجھ سے بیزار ہوگئے ہیں، میں ان لوگوں سے تھک گیا اور یہ مجھ سے ملول ہوگئے ہیں۔

خداوندا! اس جمیعت کے امیر وحاکم کو ان سے راضی نہ رکھنا اور ان کو بھی ان کے امیر وحاکم سے خوش نہ

رکھنا، ان کے دلوں کو خطرات و دہشت سے پانی پانی کردے، جس طرح نمک رطوبت سے پانی پانی ہوجاتا ہے۔

اے لوگو! جان لو اگر ممکن ہوتا اور کرسکتا تو تم سے قطع تعلق کرلیتا، ہرگز تم سے بات نہ کرتا اور تم لوگوں کو کوئی بھی حکم نہ دیتا اور اسی پر عمل کرتا کیونکہ تمہاری ہدایت ونجات کیلئے جو کرسکتا تھا وہ میں نے کیا اور تمہاری ملامت وسختی میں بھی اصرار ومبالغہ کیا اور اب میں اپنی زندگی سے سیراب ہوچکا ہوں۔ کیونکہ اپنی نصیحتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں سوائے مسخرہ پن کے تمہاری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا، تم راہ حق سے منحرف ہوکر باطل کیطرف مائل ہو، دین خدا ہرگز ہرگز ہویٰ پرست اور اہل باطل سے قوت نہیں پاسکتا، میں اطمینان رکھتا ہوں کہ تمہاری طرف مجھے سوائے ضرر ونقصان کے کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

میں تمہیں دشمنوں سے جہاد ومبارزہ کی دعوت دیتا رہا اور تم نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر مجھ سے تاخیر کی درخواست کرتے رہے جیسے کہ قرضدار اپنے قرض کی اداءگی کے وقت آج کل کیا کرتا ہے۔

اگر گرمی کے موسم میں جہاد کیلئے بلاتا ہوں تو تم گرمی کی شدت کا بہانہ کرتے ہو، اگر سردی کے موسم میں جہاد کا حکم دیا جاتا ہے تو سردی کی سختی کا عذر کرکے پیچھے ہٹتے ہو لیکن یہ سب مکر وحیلہ ہے، حقیقت یہ ہے کہ تم جنگ وجہاد سے بھاگ رہے ہو، حالانکہ موسم کی گرمی سے بچ رہے ہو جبکہ تلوار کی گرمی زیادہ ہوگی اور دشمنوں کے تیز وگرم حملوں کے مقابل تمہاری عاجزی وکمزوری بڑھ جائیگی۔

﴿اناللّٰہ وانّا الیه راجعون﴾

اے اہل کوفہ! مجھ تک ایک وحشت ناک خبر پہنچی ہے کہ ابن غامد نے اپنے چار ہزار شامی لشکر کے ساتھ ہماری سرحد پار کرکے سرزمین انبار پر حملہ کردیا ہے اور لوگوں کے اموال کو لوٹ لیا ہے، کچھ صالح ومتدین افراد کو قتل کردیا ہے، اہل انبار کے ساتھ اس نے ایسا سلوک کیا جیسا خرز اور روم کے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں، گویا وہ مسلمان نہیں اور ان کا خون ومال حلال سمجھ لیا ہو۔

میرے عامل وگورنر کو بھی ابن غامد نے شہر انبار میں قتل کردیا ہے اور اس شہر کو اپنے لوگوں کیلئے مباح

کردیا ہے، خداوند عالم ان مقتولین کو بہشت بریں میں جگہ دے۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ اہل شام نے ایک مسلمان عورت اور ایک کافر ذمی عورت کی عزت وحرمت پر بھی ظلم وتعدی کی ہے انھوں نے ان کی روسری، گوشوارہ، زیور و پازیب اور ان کے لباس، سر، کان اور ہاتھ و پیر کے تمام زیورات کو بھی چھین لیا، وہ مسلمان عورت ان کے ظلم کے مقابل سوائے آیت استرجاع و آرزوئے مرگ اور مسلمانوں سے طلب امداد کے کچھ نہیں کہتی تھی۔

افسوس! کوئی بھی اس کی فریاد کو نہ پہنچا اور کسی نے اس کی مدد بھی نہ کی۔

اگر کوئی اس حادثہ کے شدید افسوس اور انتہائی تاثیر میں مر بھی جائے تو میرے نزدیک لائق ملامت و مذمت نہیں ہے بلکہ نیکوکار و درست کار ہوگا، کتنا تعجب ہے کہ دوسرے اپنے باطل پر مجتمع و متفق ہیں اور تم حق پر ہوتے ہوئے بھی متفرق و منتشر ہو۔

تم لوگ خود اپنے دشمنوں کے تیر کا نشانہ بنتے ہو اور دشمنوں کیطرف تیر نہیں پھینکتے، تمہارے دشمن مسلسل جنگ وحملہ اور تجاوز کررہے ہیں لیکن تم خاموش وآرام سے بیٹھے ہو اور احکام خدا کی مخالفت و نافرنی نے بالکل ظاہری صورت اختیار کرلی ہے اور تم دیکھ رہے ہو، تمہارے ہاتھ خسارہ اور فقر وفاقہ میں دھنس جائیں،

اے وہ لوگو! جوان اونٹوں کیطرح ہو جو بے مالک کے ہوں کہ ایک طرف جمع اور اکٹھا ہوتے ہیں تو دوسری طرف سے پراگندہ و منتشر ہوتے ہیں۔